بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

الفضل

روزنامہ

یوم: جمعرات

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۶ شعبان ۱۳۹۰ھ - ۸ اخاء ۱۳۴۹ ہش - ۸ اکتوبر ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۳۰

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

معاصی کے ارتکاب کی یہی وجہ ہوتی ہے کہ خدا پر حقیقی ایمان نہیں ہوتا

خدا کی ہستی پر حقیقی ایمان اور گناہوں کی سزا کے یقینی علم کے بعد معاصی کا ترک ہونا یقینی ہے

"تمہارا روزمرہ کا تجربہ ہے کہ ایک چیز کا مفید ہونا جب ثابت ہو جائے تو فی الفور اُس کی طرف ایک رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جب مضر ہونا ثابت ہو جائے تو فی الفور دل اُس سے ڈرنے لگتا ہے۔ مثلاً جس کو یہ معلوم نہیں کہ یہ چیز جو میرے ہاتھ میں ہے یہ سم الفار ہے وہ اس کو طباشیر یا کوئی مفید دوا سمجھ کر ایک ہی وقت میں تولہ یا ۲ تولے تک بھی کھا سکتا ہے لیکن جس کو اِس بات کا تجربہ ہو چکا ہے کہ یہ تو زہرِ قاتل ہے وہ بقدر ایک ماشہ بھی اس کو استعمال نہیں کر سکتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کے کھانے کے ساتھ ہی دُنیا سے رخصت ہو جائے گا۔ اسی طرح جب انسان کو واقعی طور پر علم ہو جاتا ہے کہ بلاشبہ خدا موجود ہے اور درحقیقت تمام قسم کے گناہ اُس کی نظر میں قابلِ سزا ہیں جیسے چوری، خونریزی، بدکاری، ظلم، خیانت، شرک، جھوٹ، جھوٹی گواہی دینا، تکبّر، ریاکاری، حرامخوری، دغا، دشنام دہی، دھوکا دینا، بدعہدی، غفلت اور بدمستی میں زندگی گزارنا، خدا کا شکر نہ کرنا، خدا سے نہ ڈرنا، اُس کے بندوں کی ہمدردی نہ کرنا، خدا کو پُرخوف دل کے ساتھ یاد نہ کرنا، عیاشی اور دُنیا کی لذّات میں بکلی محو ہو جانا، اور منعمِ حقیقی کو فراموش کر دینا، دعا اور عاجزی سے کچھ غرض اور واسطہ نہ رکھنا، فروختنی چیزوں میں کھوٹ ملانا یا کم وزن کرنا یا نرخ بازار سے کم بیچنا، ماں باپ کی خدمت نہ کرنا، بیویوں سے نیک معاشرت نہ رکھنا، خاوند کی پوری اطاعت نہ کرنا، نامحرم مردوں یا عورتوں کو نظرِ بد سے دیکھنا، یتیموں ضعیفوں کمزوروں درماندوں کی کچھ پرواہ نہ رکھنا، ہمسایہ کے حقوق کا کچھ بھی لحاظ نہ رکھنا اور اس کو دُکھ دینا، اپنی بڑائی ثابت کرنے کے لئے دوسرے کی توہین کرنا، کسی کو دل آزار لفظوں کے ساتھ ٹھٹھا کرنا یا توہین کے طور پر کوئی بدنی نقص اس کا بیان کرنا، یا کوئی بُرا لقب اس کا رکھنا، یا کوئی بے جا تہمت اس پر لگانا یا خدا پر افتراء کرنا اور نعوذ باللہ کوئی جھوٹا دعویٰ نبوت، یا رسالت یا منجانب اللہ ہونے کا کر دینا، یا خدا تعالیٰ کے وجود سے مُنکر ہو جانا، یا ایک عادل بادشاہ سے بغاوت کرنا اور شرارت سے ملک میں فساد برپا کرنا تو یہ تمام گناہ اِس علم کے بعد کہ ہر یک کے ارتکاب سے سزا کا ہونا ایک ضروری امر ہے خود بخود ترک ہو جاتے ہیں۔" (ریویو آف ریلیجنز اُردو جلد اوّل صفحہ ۲۴، ۲۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ حضور کی محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، ثم الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے ہیں۔

[redacted]

ربوہ ۷ اخاء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد مبارک میں نماز مغرب پڑھانے کے بعد قریباً نصف گھنٹہ وہیں تشریف فرما رہے اور احباب کو پُرمعارف ارشادات سے نوازا۔ ابتداً حضور نے فصلوں پر جراثیم کُش ادویہ چھڑکنے کے بعض مضر اثرات کے متعلق جدید تحقیق پر روشنی ڈالی اور یورپ میں اِس طریق کے اب متروک ہونے کا ذکر فرمانے کے علاوہ بیماریوں کے علاج کے سلسلہ میں دواؤں کے استعمال میں خاص احتیاط برتنے پر زور دیا اور اس ضمن میں فرمایا کہ خود دواؤں کے ضرورت سے زیادہ استعمال کا صحت پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔

اِسی تعلق میں حضور نے شہد کی مختلف اقسام اور ان کی جداگانہ خاصیتوں کا بہت لطیف پیرائے میں ذکر فرمایا اور اس بارہ میں جدید تحقیق پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ ہر درخت کا نیکٹر (Nectar) اُس درخت کا نچوڑ ہوتا ہے اور مکھی جب اُس نیکٹر سے شہد تیار کرتی ہے تو اُس شہد میں اُس درخت کے خواص موجود ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر نیم کے پھولوں سے حاصل کئے ہوئے نیکٹر (رس) سے جو شہد بنتا ہے وہ بیک وقت میٹھا بھی ہوتا ہے اور نیم کی کڑواہٹ بھی اُس میں ہوتی ہے یہ شہد بہت مصفّی خون ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مکھیاں پال کر سچّی بُوٹی کا شہد تیار کرنے کا تجربہ کرنا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ شہد کینسر کے علاج کے سلسلہ میں سچّی بُوٹی کی نسبت زیادہ مفید ثابت ہو کیونکہ نیکٹر میں جزوِ بدن بننے کی قدرت نے بہت صلاحیت رکھی ہے۔ شہد کی صحت بخش تاثیرات کے تعلق میں حضور نے فرمایا کہ جب گزشتہ سالوں میں مجھے اصل بیماری کے طور پر نہیں بلکہ نظامِ ہضم کی خرابی کی وجہ سے ذیابیطس کی شکایت پیدا ہوئی تو ڈاکٹروں نے شہد کے استعمال سے بھی منع کیا لیکن میں برابر شہد استعمال کرتا رہا۔ ڈاکٹروں سے میں نے کہا میں بدظنّی نہیں کر سکتا جب خدا کہتا ہے کہ شہد میں لوگوں کے لئے شفاء رکھی گئی ہے تو میں کیوں اس کے خلاف عمل کروں۔ چنانچہ میں نے شہد کا استعمال ترک نہ کیا۔ دس پندرہ روز کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے شوگر کنٹرول میں آگئی اور برقرار رہا۔

حضور نے انسانوں پر اللہ تعالیٰ کے

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۸ اخاء ۱۳۴۹ ہش

دعا کے معنی ترکِ اسباب نہیں

ہم نے گزشتہ اداریہ میں کہا ہے کہ دعا اسلام میں آخری حربہ نہیں بلکہ ہر مسلمان کے لئے ہر کام کے آغاز میں اور اس کے دوران اور انجام میں دعا ضروری ہے۔ اسی طرح دعا دوا کا بدل بھی نہیں ہے۔

ہم دیکھتے ہیں جہاں بعض لوگ سرے سے دعا کی تاثیر کے منکر ہیں وہاں بعض ایسے لوگ ہیں جو ہاتھ پاؤں ہلائے بغیر چاہتے ہیں کہ ان کے کام ہو جائیں۔ یہ درست ہے کہ دعا کی تاثیر کو ثابت کرنے کے لئے بعض دفعہ بندگانِ حق دوا کے ذریعہ کو ترک کر دیتے ہیں جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے طاعون کے ٹیکہ کے متعلق رویہ اختیار کیا تھا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضور اقدسؑ "ٹیکہ" کی تاثیر کے قائل نہ تھے بلکہ بحکم الٰہیہ حضور نے دنیا کو یہ دکھانا تھا کہ ایک قادر مطلق ہستی موجود ہے جو چاہے تو بلا کو ٹال بھی سکتی ہے۔ یہ ایک غیر معمولی بات تھی۔ اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ آپؑ ترک اسباب کے قائل تھے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ اپنی قوتِ بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہیں اُن کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ رہے بلکہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب سے کام لینا اور اسکے عطا کردہ قویٰ کو کام میں لگانا پھر نتیجہ کے لئے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا یہی حقیقی راہ ہے اور خدا تعالیٰ کی قدر ہے جو لوگ خداداد قویٰ سے کام نہیں لیتے اور صرف مُنہ سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے بلکہ خدا تعالیٰ کو آزماتے ہیں اور اس کی عطا کردہ قوتوں اور طاقتوں کو لغو قرار دیتے ہیں اور اس طرح پر اُس کے حضور شوخی اور گستاخی کرتے ہیں اور اِیَّاکَ نَعْبُدُ کے مفہوم سے دُور جا پڑتے ہیں اور اس پر عمل نہیں کرتے بلکہ بغیر اس پر عمل کئے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کا ظہور چاہتے ہیں۔ یہ ہرگز مناسب نہیں بلکہ جہاں تک ہو سکے اور انسان کے امکان اور طاقت میں ہو رعایتِ اسباب ضرور کرنی چاہیئے لیکن ان اسباب کو اپنا معبود اور مُشکل کشا قرار نہ دے بلکہ اُن سے کام لے کر پھر انجام کو تفویض الی اللہ کرے اور اس بات پر سجداتِ شکر بجا لائے کہ خدا نے اس کو وہ طاقتیں اور قویٰ عطا فرمائے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۶۷، ۳۶۸)

اس سے واضح ہے کہ دعا دوا یعنی اسباب کا بدل نہیں ہے بلکہ اسباب کی ممد و معاون ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بخشیدہ قویٰ کو پوری پوری طرح کام میں لانا بھی دراصل دعا کا ہی ایک حصّہ ہے۔ اور جو لوگ ترک اسباب کر کے بیٹھ رہتے ہیں۔ جہاں اسلام انسان سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہو وہاں وہ انسان سے یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو قویٰ عطا کئے ہیں ان کو پوری پوری طرح استعمال کرو۔

جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے کہ زندگی کے دو پہلو ہیں جسمانی اور روحانی جب یہ دونوں پہلو ساتھ ساتھ چلتے ہیں تب زندگی کی تکمیل ہوتی ہے۔ اگر ایک پہلو کو نظر انداز کر دیا جاوے اور دوسرے پہلو پر ہی سارا زور ڈال دیا جاوے تو زندگی غیر متوازن ہو جاتی ہے اور اس میں بُرائیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اقوام کی زندگی میں اس کا اظہار نمایاں طور پر ہوتا ہے کہ جو قومیں صرف اسباب پرست ہو جاتی ہیں ان میں روحانیت کے فقدان کی وجہ سے بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں جیسا کہ ہم آج نئی تہذیب کے نتائج دیکھ رہے ہیں۔ آج عملی سائنس میں دنیا بیشک ترقی کر گئی ہے اور اس سے بڑے بڑے کام سرانجام پا رہے ہیں لیکن لوگوں کا حقیقی اطمینان مفقود ہو گیا ہے۔ باوجود عیش و آرام کے اسباب کی بہتات کے انسان حقیقی خوشی اور مسرت کی زندگی سے محروم ہوتے جا رہے ہیں۔ دوسری طرف جو لوگ ترک اسباب کر کے خانقاہوں میں بیٹھ کر اپنے زعم میں صرف عبادت ہی کو اپنا معمول بنائے ہوئے ہیں ان کو بھی حقیقی چین نصیب نہیں اور خاص کر موجودہ حالات میں وہ رفتارِ زمانہ میں بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ اور آج ہم جو دنیا میں جنگ و فساد اور بے اطمینانی محسوس کرتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ حقیقی طور پر لوگ اللہ تعالیٰ کے قائل نہیں رہے اور اس کی ہدایات پر عمل پیرا نہیں ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ خدا پرست اقوام بھی خدا تعالیٰ کی عملاً مُنکر ہوتی جا رہی ہیں۔ اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے وجود کے قائل نہیں وہ بھی باوجود فراوانی اسباب کے زندگی سے مطمئن نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فرستادہ لوگوں کو اس افراط و تفریط سے بچانے کے لئے مبعوث ہوتے ہیں۔ اس لئے اسلام نے جہاں اُٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کی یاد کو لازمی قرار دیا ہے وہاں اس نے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے قویٰ سے بھی پورا پورا کام لینے کی تاکید فرمائی ہے۔

جماعتِ احمدیہ اوکاڑہ کا سالانہ جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ اوکاڑہ کا سالانہ جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم انشاء اللہ تعالیٰ ۹ اخاء (اکتوبر) بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز عشاء مسجد احمدیہ اوکاڑہ میں منعقد ہو گا۔ مرکزِ سلسلہ سے محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اس جلسہ میں شمولیت اختیار فرما رہے ہیں۔ تمام احباب جماعتِ احمدیہ بالخصوص اوکاڑہ کے قرب و جوار کی جماعتوں کے احباب سے گزارش ہے کہ اس مبارک جلسہ میں شمولیت فرمائیں اور مستفید ہوں۔ احباب کے قیام و طعام کا انتظام مقامی جماعت کے ذمّہ ہو گا امید ہے کہ احباب اس مبارک جلسہ میں خود بھی شرکت فرمائیں گے اور اپنے احباب کو بھی اس مبارک جلسہ میں شرکت کی دعوت دیں گے۔

خاکسار حاکم علی

امیر جماعت احمدیہ اوکاڑہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے ظاہر ہونے والے روحانی خزائن

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے ؛ اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

(از مکرم سلیم الرحمٰن صاحب ابن شیخ لطیف الرحمٰن صاحب مصطفےٰ آباد۔ لاہور)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :-

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝

یعنی اللہ کے پاس ہر قسم کے خزائن موجود ہیں اور وہ ضرورتِ زمانہ کے لحاظ سے ایک معین اندازے کے مطابق انہیں اپنے مامورین پر ظاہر کیا کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر بھی اس آیت کریمہ کے عین مطابق ہے ؎

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

احادیث میں آیا ہے کہ یَفِیْضُ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ۔ یعنی آنے والا مہدی اتنی کثرت سے خزائن بانٹے گا کہ انہیں لینے والا کوئی نہ رہے گا۔

قلاشیانِ حق نے وصالِ نبویؐ کے بعد کی قرون سے لے کر اب تک خزائن لٹانے والے اس مہدی کا انتظار کیا مگر کوتاہ بین نگاہیں "خزائن" سے مراد دنیوی مال و زر سمجھتی رہیں حتیٰ کہ وہ مبعوث ہو گیا خدائے عزّ و جلّ نے اسے سلطان القلم کا خطاب دیا اور اس کے آقا و مولا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے طفیل اس کے قلم سے ایک بیش بہا علمی خزانہ نکلا اور اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا عمل تکمیل کے مراحل طے کرنے لگا۔ مگر بہتوں کو ان روحانی خزائن کی ضیاء نظر نہ آئی اور سعید فطرتوں کے سوا اس خزانہ کے امیدوار نہ ملے۔

ان بیش بہا خزائن کو لٹانے کی ابتدا آپؑ کی عظیم الشان اور اوّلین تصنیف براہین احمدیہ سے ہوئی جس کے بارے میں خود آپؑ ہی نے فرمایا ؎

من گر امروز سیم داشتم ایم
ایں براہیں بزر نگاشتم ایم

یعنی اگر آج میرے پاس سونا اور چاندی ہوتے تو اس عظیم روحانی خزانے کو سونے کے پانی سے لکھواتا اور اسے دنیوی خزانے کی شکل بھی دے دیتا۔

ایک بیش بہا خزانہ جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے ظاہر کیا وہ خدا تعالیٰ کا وجود تھا جسے لوگ بھول چکے تھے۔ اکبر الٰہ آبادی خدا سے لوگوں کی برگشتگی کا نقشہ اس شعر میں کھینچتے ہیں ؎

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

یہ وہ زمانہ تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ سے مخاطب ہو کر الہاماً فرمایا :-

کُنْتُ کَنْزًا مَّخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ

یعنی میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا سو میں نے چاہا کہ میں شناخت کیا جاؤں۔

اس خدا کو جو مخفی خزانہ ہے پانے کا طریق کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی معرکۃ الآراء تصنیف حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں :-

"جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے خدا کا شناخت کرنا نبی کے شناخت کرنے سے وابستہ ہے۔ نبی خدا کی صورت دیکھنے کا آئینہ ہوتا ہے۔ اسی آئینہ کے ذریعہ خدا کا چہرہ نظر آتا ہے۔ جب خدا اپنے تئیں دنیا پر ظاہر کرنا چاہتا ہے تو نبی کو جو اس کی قدرتوں کا مظہر ہوتا ہے دنیا میں بھیجتا ہے۔ اور ہمیشہ سے وہ کنز مخفی جس کا نام خدا ہے، نبیوں ہی کے ذریعے شناخت کیا گیا ہے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پوشیدہ خزانہ کو دنیا پر کس طرح ظاہر فرمایا؟ حضورؑ فرماتے ہیں :-

"کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں ..... یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے حاصل ہو۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو"

پھر فرماتے ہیں :-

"ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے؟ پھر تم کو اگر اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے؟ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔"

الغرض خدا تعالیٰ وہ مدفون خزانہ تھا جس پر کسی کو اطلاع نہ تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کو اس سے روشناس کرایا اور پورے زور سے یہ صلائے عام بلند کی کہ :-

"اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں؟ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں۔ اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کیلئے لوگوں کے کان کھلیں"

(کشتی نوح)

دُعا

پھر دُعا وہ خزانہ تھا جو ہزاروں برسوں کی گردشوں تلے مدفون ہو چکا تھا اور انسانیت کا سوادِ اعظم خدا شناسی کے اس ذریعہ سے بالکل بے گانہ و بے خبر تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس خزانہ کو دنیا پر ظاہر کیا۔

ہندوستان کے ایک سربرآوردہ مسلم لیڈر سر سید احمد خان کی تحریکِ احیاء نے دنیوی اعتبار سے مسلمانوں کی بہت خدمت کی مگر وہ مغربیت کے زیر اثر اصلاحِ احوال کے جوش میں تاثیراتِ دُعا اور وحیٔ الٰہی کے منکر ہو گئے حالانکہ آیت اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کے مطابق تاثیرِ دعا ہی ہستی باری تعالیٰ کا زبردست ثبوت ہے۔

جب انہوں نے دعا کے متعلق اپنے خیالات مسلمانوں میں بھی پھیلانا شروع کر دیئے تو حضرت مسیح موعودؑ نے اُن کے رد میں اپنی پُرشوکت تصنیف برکات الدُّعا تحریر فرمائی۔ جس میں نہ صرف دعا کے خزانہ کو نکال کر دنیا کے سامنے رکھا بلکہ استجابتِ دعا کے منکرین کو چیلنج کرتے ہوئے فرمایا ؎

اے کہ میگوئی دعا را گر اثر بودے کجاست
سوئے من بشتاب بنمایم ترا چوں آفتاب
ہاں مکن انکار زیں اسرارِ قدرت ہائے حق
قصہ کوتاہ کن بیا زیں ادعائے مستجاب

یعنی اے وہ جو یہ کہتا ہے کہ اگر دُعا اپنے اندر تاثیر رکھتی ہے تو کون ہے جو اسے ثابت کرے؟ تو میری طرف دوڑ کہ میں تجھے یہ حقیقت سورج کی طرح روشن کر کے دکھلاؤں گا۔ خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے اسرار کا انکار نہ کر، بات کو مختصر کر اور میرے پاس آ کر قبولیتِ دُعا کا نشان دیکھ!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ملفوظات میں دُعا کو اُس بیج سے تشبیہ دی ہے جسے زمیندار کھیت کے اندر جا کر دفن کر آتا ہے۔ گو بظاہر یہ ایک بے فائدہ حرکت نظر آتی ہے مگر یہی دفن شدہ بیج جب لہلہاتی کھیتی کی صورت میں زمین سے اپنا سر باہر نکالتا ہے تو زمیندار کے گھر کو خزانے سے بھر دیتا ہے۔

پس دُعا کو جو آپؑ نے اس دفن شدہ بیج سے تشبیہ دی تو مراد اس میں یہی تھا کہ دُعا بھی ایک مدفون خزانہ تھا جسے دُنیا بے فائدہ سمجھتی رہی تا آنکہ آپؑ نے اس خزانہ پر سے پردہ ہٹا کر لوگوں کو اس کی

افادیت سے روشناس کرایا۔ (بحوالہ ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۱۵ تا صفحہ ۴۲۰)

سورۃ الفاتحہ

ایک اور خزانہ جو ہزاروں سال سے مدفون تھا وہ سورہ فاتحہ تھی۔ سورہ فاتحہ کے بارہ میں حدیث قدسی ہے:۔

"قَالَ ھِیَ کَنْزٌ مِنْ کُنُوْزِ عَرْشِیْ"

یعنی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا "سورہ فاتحہ میرے عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے" (فتح البیان صفحہ ۱۹ بحوالہ تفسیر کبیر)

اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ کیا سورہ فاتحہ کا یہ خزانہ ہزاروں سال سے مدفون نہ تھا؟ اس سلسلے میں جب ہم مکاشفات پر نظر دوڑاتے ہیں تو ہمیں وہاں یہ لکھا ہوا نظر آتا ہے:۔

"..... اور اس نے اپنا داہنا پاؤں سمندر پر اور بایاں خشکی پر دھرا اور بڑی آواز سے جیسے ببر گرجتا ہے پکارا۔ اور جب اس نے پکارا تب بادل نے گرجنے کی اپنی سات آوازیں دیں۔" (مکاشفات باب ۱۰ آیت ۲)

مسیحی مصنفین بالاتفاق یہ تسلیم کرتے ہیں کہ مندرجہ بالا حوالہ میں مسیح کی آمد ثانی کے متعلق پیشگوئی ہے۔

اسی ضمن میں اسی باب میں مزید لکھا ہے کہ نبی کو ایک آسمانی آواز نے کہا کہ:۔

"بادل کی ان سات رعدوں سے جو بات ہوئی ہے اس پر مُہر رکھ اور مت لکھ۔"

(مکاشفات باب ۱۰ درس ۴ بحوالہ تفسیر کبیر)

پیشگوئی کے ان الفاظ سے اظہر من الشمس ہے کہ آنے والے مسیح کے زمانے تک سورہ فاتحہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش کا خزانہ قرار دیا ہے، ایک مدفون خزانہ کی شکل میں مقفل رہے گی اور اس کی حقیقی تفسیر مسیح موعودؑ کے زمانہ میں لکھی جائے گی۔ پیشگوئی میں سات رعدوں کا جو ذکر ہے یہ سورہ فاتحہ کی سات آیات کی طرف اشارہ ہے۔

پیشگوئی کے الفاظ "اس پر مُہر رکھ اور مت لکھ" اور ساتھ مسیح کی آمد ثانی کے تذکرہ نے اس حقانیت کو حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں ظاہر کیا اور آج ہمارے پاس آپ کی "تفسیر سورہ فاتحہ" کا خزانہ موجود ہے۔

اُمّ الالسنہ

عربی زبان کا اُمّ الالسنہ ہونا بھی صدیوں سے دنیا کی نگاہوں سے اوجھل تھا۔ کوئی سنسکرت کو تمام زبانوں کی ماں تسلیم کرتا تھا تو کوئی لاطینی کو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب مِنَن الرحمٰن میں اس سے بھی پردہ ہٹایا اور قطعی اور بدیہی دلائل سے یہ ثابت کر دکھایا کہ صرف اور صرف عربی ہی اُمّ الالسنہ، کامل اور الہامی زبان ہے۔ اور جب دنیا کے ماہرین لسانیات اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ صرف عربی ہی کامل زبان اور ام الالسنہ ہے تو وہ لازماً ام الالسنہ میں نازل ہونے والی الٰہی کتاب قرآن مجید اور اسے لانے والے عظیم الشان نبی سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ شفقت سے وابستہ ہونے پر مجبور ہو جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پوشیدہ خزانے کو آشکار کرنے کا جو کام شروع فرمایا تھا اُسے آگے چلانے کی سعادت جماعت احمدیہ کے ایک علم دوست اور فاضل بزرگ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائلپور کو نصیب ہوئی جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ دلائل کی اساس پر اپنی تحقیق کو استوار کیا۔ وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

وفاتِ مسیح ناصریؑ

عقیدہ وفات مسیح ناصریؑ بھی ایک ایسا ہی خزانہ تھا جو ہزاروں سال سے مدفون تھا اور جس کے بارے میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں اُمتِ مسلمہ میں جڑ پکڑ چکی تھیں۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ نے اس مدفون خزانے کو باہر نکال کر دنیا کو دکھا دیا کہ حضرت مسیح ناصریؑ وفات پا چکے ہیں۔

سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا
فَادّٰرَءْتُمْ فِیْھَا ط
وَاللّٰہُ مُخْرِجٌ مَّا
کُنْتُمْ تَکْتُمُوْنَ ۝

یعنی اے بنی اسرائیل! یاد کرو اس وقت کو جب تم نے اس عظیم الشان نفس (یعنی حضرت مسیح ناصریؑ) کو قتل کرنا چاہا اور بعد میں تم (اُن کی حیات و ممات کے بارے میں عقائد کے) اختلاف میں مبتلا ہو گئے۔ مگر ایک دن اختلاف کی حقیقت کو کھول کر اس راز پر سے پردہ ہٹا دیا جائے گا جسے تم چھپاتے تھے۔

چنانچہ یہ وعدۂ الٰہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک میں اپنی پوری شان کے ساتھ پورا ہوا۔ جب آپؑ نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر دنیا کو یہ خبر دی کہ مسیح ابن مریم صلیبی موت سے بچ کر ہندوستان میں آیا اور آج تک سرینگر محلہ خانیار کی زمین میں ابدی نیند سو رہا ہے

اللہ تعالیٰ اپنے فرستادہ کی زبان سے جب کسی حقیقت کا اعلان کرواتا ہے تو اس کی گواہی کے لئے غیر معمولی اور خارق عادت رنگ میں تائیداتِ سماوی کا نزول ہونے لگتا ہے۔ بعینہٖ یہی نظارہ ہمیں یہاں بھی نظر آتا ہے۔ آپؑ کا یہ انکشاف فرمانا تھا کہ زمین سے نہایت قیمتی دستاویزات اور آثارِ قدیمہ برآمد ہونے کا ایک حیرت انگیز سلسلہ شروع ہو گیا۔ ایک طرف سکندریہ کی زمین نے وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَھَا کی آخری زمانہ کے متعلق قرآنی پیشگوئی کے تحت اپنے خزائن اُگل دیئے اور اسیری فرقہ صوفیاء کا وہ انتہائی قدیم خزانہ برآمد ہوا جس میں صاف لکھا تھا کہ صلیب کی موت سے بچ کر مسیح مشرق کی طرف ایک طویل اور تھکا دینے والے سفر پر روانہ ہو گیا۔

دوسری طرف ہندوستان کی زمین نے اپنے مدفون خزائن اُگل دیئے اور ہزاروں سال سے دفن شدہ دو قدیم سکے برآمد ہوئے جن میں سے ایک پر مسیح ناصریؑ کا نام پالی زبان میں کندہ تھا اور دوسرے سکہ پر آپؑ کی شبیہہ تھی۔ یہ دو ناقابلِ تردید ثبوت مسیحؑ کی ہندوستان میں تشریف آوری کو بالبداہت بیان کرتے ہیں۔

پس عقیدۂ وفاتِ مسیح ناصریؑ ایک ایسا خزانہ تھا جو ہزاروں سال سے مدفون تھا اور جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آشکار کیا مگر افسوس کہ سعید روحوں کے سوا اس خزانہ کے امیدوار نہ ملے۔

(باقی)

مساجد کی برکات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

(۱) "تبلیغ اور تربیت کے لئے ہر جگہ مسجد کا ہونا ضروری ہے۔"

(۲) "مسجد ایک ایسی عمارت ہے کہ جسکی مثال دُنیا میں اور کہیں نظر نہیں آتی۔ مسجد علامت ہے انسانی اخوت کی، مسجد علامت ہے انسانی ہمدردی کی، مسجد علامت ہے انسانی مساوات کی۔ اس لحاظ سے مسجد کے مقابلہ میں کوئی اور عمارت دُنیا میں پیش نہیں کی جا سکتی۔"

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ جماعت احمدیہ کو اکنافِ عالم میں مساجد کی تعمیر کے مواقع میسر آ رہے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک پس ہماری جماعت کے ہر فرد مرد، عورت اور بچہ کو چاہیئے کہ ممالکِ بیرونِ پاکستان میں تعمیر ہونیوالی مساجد کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اللہ تعالیٰ سے اسکے خاص انعامات کے وارث بنیں

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ثابت قدمی کے ساتھ مالی قربانیوں میں حصہ لیجئے! (ناظر بیت المال آمد)

باہمی اختلافات کو سنجیدگی کے ساتھ سلجھانے کی ضرورت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک اہم نصیحت

مکرم فیروز الدین صاحب امرتسری انسپکٹر تحریک جدید راولپنڈی

اسلام دین فطرت ہے اس میں نہ صرف بنیادی باتیں ہی بیان کی گئی ہیں۔ بلکہ انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق بھی صحیح صحیح راہنمائی موجود ہے۔ مثلاً میاں بیوی کے تعلقات ہیں۔ اسلام نے ازدواجی تعلق کو بڑا ہی مقدس قرار دیا ہے۔ اور اسے تقویٰ کی بنیادوں پر قائم کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ میاں بیوی کو ایک پیوندی درخت کی طرح یک جان و دو قالب ہو کر زندگی کی ذمہ داریوں کو نبھانا چاہیے۔

کئی دفعہ دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ میاں بیوی بعض دفعہ جذبات کی رو میں بہہ کر معمولی باتوں پر طلاق اور خلع کی راہ پر چل نکلتے ہیں اور اس طرح معاشرہ کی تلخیوں میں اضافہ کرنے کا موجب بن جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ سنجیدگی سے سوچیں اور معاملات کی نزاکت اور آئندہ کے نتائج پر غور کریں ..... تو بچھڑے ہوئے دل دوبارہ مل کر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے تسکین حاصل کر سکتے ہیں اور اختلافات کی خلیج ختم ہو سکتی ہے ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ میاں بیوی اپنی اپنی جگہ سوچیں کہ وہ جو اقدام کرنا چاہتے ہیں آیا عند اللہ اس میں وہ حق بجانب ہیں اور طلاق اور خلع کا جو فیصلہ وہ کر رہے ہیں وہ واقعی ناگزیر ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ معمولی اختلافات کو وسعت دے کر طلاق یا خلع تک تو نوبت پہنچ جاتی ہے جو دو خاندانوں میں تلخی کا بیج بو دیتی ہے۔ اور دو افراد کی زندگی کی ناکامی اور نامرادی کا باعث بن جاتی ہے۔ حالانکہ میاں بیوی کے خوشگوار تعلقات پر آئندہ نسل کے نیک ہونے اور بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کو نبھانے کا انحصار ہے۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک ضروری اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اللہ کریم سب کو اپنے کلام پاک اور حضرت رسولہ الکریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیاری تعلیم پر عمل کرتے ہوئے حضور کے ارشادات کی روشنی میں ازدواجی زندگی کو سنوارنے اور اسے نتیجہ خیز بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بعض ایسے مقدمات بھی آتے رہتے تھے جن میں میاں بیوی کی طرف سے چھوٹی چھوٹی باتوں کو وجہ نزاع بنا لیا جاتا تھا۔ اور طلاق اور خلع تک نوبت پہنچ جاتی تھی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ نے اس افسوسناک اور ناپسندیدہ طریق کی روک تھام کے لئے ۲۱ ماہ احسان/جون ۱۳۲۵ ہش/۱۹۴۶ء کو ایک خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں احباب جماعت اور قاضیان سلسلہ دونوں کو بہت پُرحکمت ہدایات دیں۔ اور انہیں زوجین کے جھگڑوں کو سنجیدگی سے سلجھانے کی تلقین کی۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:-

"چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے تعلقات کو خراب کرنا عقلمندوں کا کام نہیں ہوتا میرے نزدیک اگر بیوی میں غلطی ہے تو اس کی اخلاقی اصلاح ہونی چاہیے لیکن اسے چھوڑ دینے پر آمادہ نہیں ہونا چاہیے۔ ہیڈ ماسٹر لڑکوں کو سبق دیتا ہے۔ کیا جو لڑکے سبق یاد نہیں کرتے۔ انہیں سکول سے نکال دیتا ہے۔

اسی طرح انسانوں میں غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ کوتاہیاں بھی ہوتی ہیں کمزوریاں بھی ہوتی ہیں۔ لیکن مومن کا کام ہے۔ کہ ان کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ اور وہ جنس جسے اللہ تعالیٰ نے مقدس بنایا ہے۔ اسے بازار میں بکنے والی جنس نہ بنا دے۔ پس میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ ایسے جھگڑے نہایت سنجیدگی کے ساتھ سلجھانے کی کوشش کرنی چاہیے اور میں قاضیوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ انہیں ایسے معاملات میں نہایت احتیاط سے کام لینا چاہیے میں قاضیوں کو ہدایت کرتا ہوں کہ ایسے معاملات میں وہ کسی فریق کے وکیل کو قریب بھی نہ آنے دیں۔ اور وہ بجائے قاضی کے باپ بننے کی کوشش کریں اور لڑکے کو اپنا بیٹا سمجھیں اور لڑکی کو اپنی بیٹی سمجھیں۔ جس طرح باپ اپنے بچوں کو سمجھاتا ہے اسی رنگ میں ان کو سمجھائیں اور شریعت کے مسائل انہیں بتائیں اور انہیں طلاق اور خلع کے نقصانات بتائیں۔ کہ اس کے عام ہونے سے قوم کے اخلاق گر جاتے ہیں۔ جن کی اولاد موجود ہوگی۔ جب وہ بڑے ہوں گے تو ان پر کیا اثر پڑے گا کہ ہمارے ماں باپ نے معمولی سی بات پر جدائی اختیار کر لی تھی اور وہ اپنے ماں باپ سے کونسا نیک نمونہ حاصل کریں گے۔ اور ایسی اولاد کیسے ترقی حاصل کر سکتی ہے۔ پس یہ چیزیں اخلاق کو سنوارنے والی نہیں بلکہ اخلاق کو بگاڑنے والی ہیں۔ جماعت کو ان کی اہمیت سمجھنی چاہیے۔ کیونکہ میرے نزدیک یہ اہم امور سے بھی بالا چیز ہے۔ جب بھی قاضی کے پاس کوئی ایسا معاملہ پیش ہو۔ اس کا دل کانپ جانا چاہیے کہ کہیں میں کوئی ایسا فیصلہ نہ کر دوں جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو اور اسے معاملہ کے تمام پہلوؤں پر غور کر کے فیصلہ کرنا چاہیے اور یہ کوشش کرنی چاہیے کہ جب کوئی ایسا جھگڑا ہو جائے تو نہ مرد کے ماں باپ اور نہ ہی عورت کے ماں باپ اس میں دخل دینے کی کوشش کریں۔ اور وہ قاضی پر پورا اعتماد رکھیں۔ اگر انہیں فیصلہ میں کوئی سقم معلوم ہو تو وہ ہمیں لکھ سکتے ہیں پھر ہم دیکھیں گے کہ اس فیصلہ میں کوئی سقم موجود ہے یا نہیں"۔

الفضل ۲۵ وفا/جولائی ۱۳۲۵ ہش/۱۹۴۶ء
ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد ۹ صفحہ ۵۸۲

وقت کا تقاضا اور ہمارا فرض

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا:-

"میں نے ابھی بتایا ہے کہ پچیس تیس سال جہاں ان اقوام (غیر اقوام) کے لئے بڑے نازک ہیں ہمارے لئے بھی یہ سال بڑے نازک ہیں۔ یہ زمانہ ہمارے لئے انتہائی نازک ہے۔ اسلئے کہ اس زمانہ میں ہماری ترقی کے بہت سے دروازے کھل رہے ہیں۔ اور کھلیں گے۔ انشاء اللہ

"اس دن سے قبل اپنے رب کی رضا ڈھونڈتے ہوئے اور اسکو پانے کے لئے ان قربانیوں کو اس کے قدموں پر جا کر رکھو کہ جن کا وہ آج مطالبہ کر رہا ہے۔ جن کا مطالبہ آج وقت کی ضرورت کر رہی ہے جن کا مطالبہ آج یورپین اور دوسری اقوام کے حالات کر رہے ہیں"۔

پس آؤ ہم عہد کریں کہ اس سال تحریک جدید کے چندے کی ادائیگی میں ہم غیر معمولی اضافہ کر کے ہی دم لیں گے۔ یاد رہے کہ سال رواں ۳۱ راخاء (۳۱ راکتوبر) کو ختم ہو رہا ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

پتہ درکار ہے

محمد اسلم طاہر صاحب ڈسپنسر جو ۵۵-۱۹۵۴ء میں راولپنڈی میں تھے۔ اور سابق فوجی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو براہ مہربانی اپنے موجودہ مکمل پتہ سے نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ)

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس

کی

وہ طالبات جو لگاتار چار سال پورے کر چکی ہیں

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ذیل میں ان طالبات کی فہرست درج کی جاتی ہے جو لگاتار چار سال پورے کر چکی ہیں۔ ایسی طالبات کو چاہیئے کہ وہ آئندہ سالوں میں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو ضرور اس کلاس میں شامل ہونے کی کوشش کریں تا قرآن مجید کا دور پورا ہو جائے ایسی طالبات کو ایک خصوصی سند دی جائیگی۔ انشاء اللہ اگر کسی طالبہ کا نام درج ہونے سے رہ گیا ہو تو اطلاع دیں۔

۱۔ نعیمہ میر صاحبہ بنت میر اللہ بخش صاحب تسنیم راہ دہلی گوجرانوالہ
۲۔ نصرت رحمان صاحبہ " عبدالرحمٰن صاحب بلائلپور
۳۔ سعیدہ بیگم صاحبہ " سید سردار شاہ صاحب جہلم
۴۔ شمیم لطیف صاحبہ " ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودھا
۵۔ امۃ الکریم صاحبہ " محمد عبداللہ خان صاحب جھنگ
۶۔ ناصرہ مرزا صاحبہ " مرزا عبدالحمید صاحب مرحوم دارالصدر شرقی ۲ ربوہ
۷۔ منور ناصرہ صاحبہ " چوہدری ہدایت اللہ صاحب " " "
۸۔ نفیسہ شاہدہ " سید نذیر احمد صاحب " " "
۹۔ محسنہ " " چوہدری غلام رسول صاحب دارالصدر غربی الف ربوہ
۱۰۔ مبارکہ " " " " " "
۱۱۔ امۃ الرحمٰن " " نور محمد صاحب صحابی " "
۱۲۔ حبیبہ بیگم " " ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب دارالصدر غربی ب ربوہ
۱۳۔ نسیم اختر " " مختار محمود صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ
۱۴۔ امۃ الرشید " " محمود احمد خان صاحب لودھی " " "
۱۵۔ عزیزہ خورشید " زوجہ " " " " "
۱۶۔ امۃ السلام حی " بنت خواجہ عبدالحی صاحب دارالرحمت شرقی ب ربوہ
۱۷۔ شاہین اکبر " " محمد اکبر خان صاحب دارالرحمت شرقی الف ربوہ
۱۸۔ خالدہ مبارکہ " " بنت مولوی تاج الدین صاحب دارالرحمت وسطی ۲ "
۱۹۔ امۃ العزیز حسن " " شیخ محمد حسن صاحب دارالبرکات ربوہ
۲۰۔ امۃ الہادی " " بنت ملک مبارک احمد صاحب " "
۲۱۔ بشریٰ ایاز " " مختار احمد صاحب ایاز مرحوم دارالرحمت شرقی الف ربوہ

وہ طالبات جو لگاتار تین سال پورے کر چکی ہیں

۱۔ نصرت جہاں صاحبہ بنت ماسٹر عبدالحق صاحب ناصر ساہیوال
۲۔ مسرت جہاں " " " " "
۳۔ عذرا رشید " " قاضی عبدالرشید صاحب "
۴۔ ثریا بیگم صاحبہ زوجہ عبدالقیوم بیگ صاحب لاہور
۵۔ نسرین اقبال " بنت " " " لاہور
۶۔ ستارہ حمید " " " " " "
۷۔ زاہدہ نزہت " " سید ظہور علی شاہ صاحب سمندری ضلع لائلپور
۸۔ ناصرہ نسرین " " محمد ابراہیم صاحب جھنجوعہ دارالصدر غربی ب ربوہ
۹۔ امۃ المصور " " سید داؤد احمد صاحب " " "
۱۰۔ امۃ الکریم نصرت " " ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب " " "
۱۱۔ مبشرہ روبینہ نازی " " محمد رفیع صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ

وقف جدید کا چندہ اجتماع کے موقع پر ضرور لے کے آئیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ کا اجتماع اور انصار اللہ کا اجتماع اسی ماہ۔ مرکز سلسلہ احمدیہ میں ہو رہے ہیں۔ ایسے مواقع پر تمام عہدیداران کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے احباب کے حساب بھی دفتر میں آکر ملاحظہ فرما دیں۔ اور ان کے وقف جدید کے چندے کی رقوم بھی التزام اور احتیاط کے ساتھ۔ وقف جدید کے حساب میں جمع کرائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۶-۱۷-۱۸ اخاء ۱۳۴۹ ہش کو منعقد ہو رہا ہے مگر ابھی تک بہت کم مجالس کی طرف سے نمائندگان شوریٰ اور اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی فہرست مرکز میں موصول ہوئی ہے۔ براہ کرام جملہ قائدین مجالس اپنی اپنی مجلس کے نمائندگان اور اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی فہرست جلد تر مرکز میں بھجوا دیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہمارا تیرھواں سالانہ اجتماع

ہمارا تیرھواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۶-۱۷-۱۸ اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ اس کے اخراجات شروع ہو چکے ہیں۔ سب لجنات ایک روپیہ فی ممبر کے حساب سے چندہ وصول کر کے جلد از جلد بھجوا دیں ہر لجنہ کوشش کرے کہ ان کی طرف سے کوئی نہ کوئی نمائندہ ضرور اجتماع میں شرکت کرے اور ہر آنے والی چاہیے نمائندہ ہو چاہے زائرہ اپنی لجنہ کی صدر کی تصدیق ضرور لائے۔ ورنہ لجنہ مرکزیہ ان کے قیام و طعام کی ذمہ دار نہیں ہوگی۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

۱۲۔ حمیدہ اختر صاحبہ بنت ملک فضل دین صاحب دارالصدر غربی الف ربوہ
۱۳۔ امۃ الشافی شائستہ " میاں خوشی محمد صاحب دارالرحمت غربی الف ربوہ
۱۴۔ نسرین شاہدہ " حکیم محمد اسماعیل صاحب " " "
۱۵۔ نسیم فرحت " مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی " "
۱۶۔ انیس شہناز " خواجہ محمد امین صاحب سمبڑیال دارالرحمت غربی الف ربوہ
۱۷۔ خالدہ پروین ناز " محمد عبداللہ خان صاحب دارالرحمت شرقی الف "
۱۸۔ امتیاز بٹ " عبدالمجید صاحب " ب ربوہ
۱۹۔ امۃ المجید " مولوی محمد احمد صاحب نعیم دارالرحمت وسطی ۲ ربوہ
۲۰۔ قمر النساء " ضیاء الدین صاحب ارشد دارالبرکات "
۲۱۔ عابدہ خانم " رانا میر احمد خان صاحب باب الابواب "
۲۲۔ امۃ النصیر مرزا " مرزا عبدالحمید صاحب مرحوم دارالصدر شرقی ۲ "

پتہ مطلوب ہے

برادرم عبدالرحیم صاحب (کھاریاں) جہاں بھی ہوں اس پتہ پر اطلاع دیں۔

CH. MOHD. ABDUULAH
ERIKSMINDE ALLE 2
2650 HVIDOVRE
DANMARK

ھوالشافی

کیوریٹو سسٹم کی مجرب ادویات
(جدید ہومیوپیتھی)
کتب اور ہومیوپیتھک ادویات کا مرکز

ہر قسم کی ہومیوپیتھک کتب اور ادویات لاہور۔ کراچی کے نرخ پر خرید فرما دیں
المشتہر:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی
گولبازار ربوہ

بیوٹی لوشن موسم سرما کا خاص تحفہ کیل۔ چھائیاں اور چہرہ کے بدنما داغ دور کرنے میں لاجواب مفید قیمت فی شیشی ایک روپیہ

سرمہ ممیرا خاص کے۔ دھند۔ جالا، پانی بہنا، آنکھوں کی سرخی چھپروں کی خارش کا دشمن قیمت ۲ ماشہ ایک روپیہ

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

فوج اور چھاپہ ماروں میں دوبارہ تصادم

یروشلم ۱۱ اکتوبر شمالی اردن میں سرکاری فوج اور فلسطینی چھاپہ ماروں کے درمیان دوبارہ گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی ہے۔ الفتح کے ترجمان نے الزام لگایا ہے کہ شاہ حسین کی فوج چھاپہ ماروں کے خلاف ٹینک اور بھاری توپخانہ استعمال کر رہی ہے۔ الفتح ریڈیو کے مطابق چھاپہ ماروں نے فوج کی پیش قدمی روک دی ہے اور ابھی تک لڑائی جاری ہے تاہم جانی نقصان کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ملی۔ باخبر ذرائع نے کہا ہے کہ حکومت اور چھاپہ ماروں کے درمیان کل اربد میں جنگ کا نیا سمجھوتہ ہوا مگر اس کی بھی خلاف ورزی شروع ہو گئی۔

اسرائیل نظر بند چھاپہ ماروں کو رہا نہیں کریگا

یروشلم ۱۱ اکتوبر اسرائیل کی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کل یہاں کہا ہے کہ اغوا شدہ طیارہ کے مسافروں کی رہائی کے سلسلہ میں چھاپہ ماروں اور مغربی ممالک کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے اسرائیل کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ پاپولر فرنٹ کے ایک ترجمان نے اسرائیل سے مطالبہ کیا ہے کہ اسرائیل میں جو چھاپہ مار نظر بند ہیں انہیں رہا کیا جائے کیونکہ چھاپہ ماروں نے یرغمال میں رکھے ہوئے مسافروں کو رہا کر دیا ہے۔ اسرائیلی ترجمان نے مزید یہ کہا کہ مسافروں کو اردن کی خانہ جنگی کی وجہ سے رہا کیا گیا ہے اور وہ کسی معاہدہ کی بدولت رہا نہیں ہوئے۔ ادھر اتنا یروشلم کے باخبر حلقوں نے بتایا ہے کہ الجزائر کے جن دو مسافروں کو اسرائیل نے بند کر رکھا ہے ان کے مستقبل کے متعلق اسی ہفتے کابینہ کے اجلاس میں فیصلہ کیا جائے گا۔

جنوبی افریقہ سے ہر قسم کے تعلقات ختم کئے جائیں

نیویارک ۱۱ اکتوبر اقوام متحدہ کی نسلی امتیاز کی کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ جنوبی افریقہ سے ہر قسم کے سیاسی اور اقتصادی تعلقات ختم کر دیئے جائیں کیونکہ وہ نسلی امتیاز کی پالیسی پر گامزن ہے۔

دریائے اردن کے پل کو بند کر دیا گیا

عمان ۱۱ اکتوبر اردن کے حکام نے دریائے اردن کے پل کو بند کر دیا ہے تاکہ اسرائیل کی طرف سے لوگ پل پار کر کے اردن میں داخل نہ ہو سکیں یہ پل جمعہ کو بند کیا گیا تھا۔

روس اور افغانستان میں ثقافتی معاہدہ

راولپنڈی ۱۱ اکتوبر کابل ریڈیو کے مطابق افغانستان اور روس میں گذشتہ روز ایک ثقافتی معاہدہ پر دستخط کئے گئے معاہدہ ایک سال کے لئے ہوا۔

مصری کابینہ میں سیاسی اور فوجی صورت حال پر غور

قاہرہ ۱۱ اکتوبر مصری کابینہ نے پرسوں قائم مقام صدر انور سادات کی زیر صدارت اپنے اجلاس میں ساڑھے تین گھنٹے تک ملک کی سیاسی اور فوجی صورت حال پر غور کیا۔ وزیر خارجہ محمود ریاض نے کابینہ کے سامنے صدر ناصر کی وفات کے بعد روسی وزیر اعظم الیکسی کوسیگن کے ساتھ ان کی حالیہ ملاقاتوں کی تفصیل پیش کی ان ملاقاتوں کے اختتام پر روس اور مصر کے ایک مشترکہ اعلامیہ میں عہد کیا گیا تھا کہ مصر صدر ناصر کی پالیسیوں پر عمل کرتا رہے گا کابینہ کے سامنے وزیر دفاع جنرل محمد فوزی نے بھی اپنی مفصل رپورٹ پیش کی جنرل فوزی نے بتایا کہ روس پہلے کی طرح مصر کو دفاعی امداد جاری رکھے گا تاکہ مشرق وسطیٰ میں طاقت کا توازن بگڑنے نہ پائے۔

اسرائیلی وزیر خارجہ سے انٹرویو

نیویارک ۱۱ اکتوبر اسرائیل کے وزیر خارجہ ابا ایبان نے اعلان کیا ہے کہ ۶ نومبر کے بعد بھی ان کی فوجیں نہر سویز کے علاقہ میں دوبارہ جنگ نہیں شروع کریں گی تاہم انہوں نے کہا کہ اگر جارنگ مشن کے تحت اسرائیل اور عربوں کے درمیان مذاکرات اسی صورت میں دوبارہ شروع ہو سکتے ہیں کہ سویز کے مغرب میں روسی ساختہ میزائلوں کے اڈوں کو اس پوزیشن تک پیچھے ہٹایا جائے جہاں وہ چھ اگست سے پہلے نصب تھے۔ اسرائیلی وزیر خارجہ کل رات نیویارک میں ٹیلیویژن پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

مسٹر ابا ایبان نے توقع ظاہر کی کہ صدر ناصر کی موت کے بعد متحدہ عرب جمہوریہ کی نئی حکومت مشرق وسطیٰ کا بحران حل کرنے کے لئے نئی پالیسی اختیار کریگی کیونکہ اس مسئلے کے تصفیے کے پرامن حل کا جو سنہری موقع اس وقت موجود ہے وہ پہلے کبھی نہیں تھا۔

ایڈورڈ کینیڈی صدارتی انتخاب نہیں لڑینگے

نیویارک ۱۱ اکتوبر امریکی سینیٹر ایڈورڈ کینیڈی نے پھر اعلان کیا ہے کہ وہ ۱۹۷۲ء میں امریکہ کے صدارتی انتخاب میں حصہ نہیں لیں گے کل رات نیویارک میں ایک ٹیلی ویژن انٹرویو کے دوران ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میں دوبارہ اس فیصلے کا اعلان کرتا ہوں کہ میں صدارتی انتخاب میں حصہ نہیں لوں گا

ٹنڈر مطلوب ہیں

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جو ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۰ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے کے موقعہ پر مندرجہ ذیل کی سپلائی کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔

(۱) بڑا گوشت

(۲) چھوٹا گوشت

اوقات دفتر میں شرائط وغیرہ دفتر جلسہ سالانہ سے معلوم کی جا سکتی ہیں

ٹنڈر داخل کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ ہے

ناظم سپلائی جلسہ سالانہ ربوہ

اعلان نکاح

مورخہ یکم اکتوبر بروز جمعرات بعد نماز عصر مسجد گولبازار میں میرے بیٹے محمد وسیم مبشر کا نکاح مکرم حکیم خورشید احمد صاحب نے عزیزہ امۃ النصیر سلمہا اللہ تعالیٰ بنت ملک غلام قادر صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پڑھا عزیزہ امۃ النصیر ملک غلام نبی صاحب ساکن ڈسکہ کی پوتی اور ملک حسن محمد صاحب مرحوم کی پڑپوتی ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے

خاکسار محمد حسین کاہلوں ریٹائرڈ عربی ٹیچر مکان ۲۹ دالصدر غربی الف ربوہ

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن فوری توجہ فرمائیں

قائدین مجالس و قائدین اضلاع شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ و لاہور کی خدمت میں التماس ہے کہ کوشش۔ نگرانی اور ذاتی توجہ کے ساتھ سالانہ اجتماع کے موقع پر لاہور ڈویژن کی ٹیموں کے لئے والی بال۔ رسہ کشی۔ فٹ بال اور کبڈی کے تمام احمدی کھلاڑیوں کو اپنے ساتھ لے کر آئیں اور افتتاح کے فوراً بعد ہونے والے مقابلہ جات کے لئے کھلاڑیوں کو تیار رکھیں۔ کھلاڑیوں کی تعداد کے بارے میں فوری طور پر خاکسار کو اطلاع کر دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(منور احمد جاوید قائد اضلاع لاہور) ۱۴۳ گنج مغل پورہ لاہور

درخواست ہائے دعا

(۱)۔ برادرم مسعود احمد صاحب خورشید کی چھوٹی لڑکی نصیرہ قدرتی کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی تھی گو پہلے سے کچھ افاقہ ہے مگر تاحال بیمار ہے۔ اس کی اور برادرم خورشید صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ اور سعادت دارین میں ترقی کے لئے درد مندانہ درخواست دعا ہے۔ (حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری ربوہ)

(۲) میری ہمشیرہ منظور بیگم عرصہ دو ماہ سے بیمار ہے مسلسل علاج کے باوجود کوئی فائدہ نہیں ہو رہا۔ احباب جماعت کی خدمت میں عرض ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے (محمد شریف ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ)

(۳) خاکسار کی بھابی خورشید بیگم اہلیہ رائے عمر حیات صاحب موضع کھڈے ضلع گوجرانوالہ کی دائیں ٹانگ میں عرصہ سے سرخ باد کی تکلیف ہے جملہ احباب سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز انہوں نے چند دن ہوئے بیعت کی ہے ان کی استقامت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(سلطان احمد معلم وقف جدید حال ربوہ)

(۴)۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی کو ایک مقدمہ میں الجھا دیا گیا ہے احباب سے باعزت برأت اور ہر شر سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ملک محمد مجید خاں ۹۷ ضلع ساہیوال

رحمٰن کے بندے جب خرچ کرتے ہیں تو دو باتیں ان کے مدِّ نظر ہوتی ہیں

اوّل یہ کہ وہ اسراف سے کام نہیں لیتے اور دوسرے وہ بُخل نہیں کرتے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الفرقان کی آیت وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"فرماتا ہے رحمٰن کے بندوں کا ایک یہ بھی نشان ہے کہ جب وہ خرچ کرتے ہیں تو دو باتیں ان کے مدِّ نظر رہتی ہیں اوّل یہ کہ وہ اسراف سے کام نہیں لیتے اور دوسرے وہ بُخل نہیں کرتے۔ اسراف کا مرض اس زمانہ میں اس قدر بڑھا ہوا ہے کہ آجکل مسلمان کی تعریف اور علامت ہی یہی سمجھی گئی ہے کہ جو کچھ اس کے پاس ہو وہ سب خرچ کر دے اور اپنے پاس کچھ بھی نہ رکھے۔ گویا قرآن کریم تو کہتا ہے کہ سچا مسلمان وہ ہے جو اسراف نہ کرے اور آجکل کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ سچا مسلمان وہ ہوتا ہے جو سب کچھ بیچ کر کھا جائے۔ حضرت خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ سُنایا کرتے تھے کہ ایک شخص کو اپنے باپ کی بہت سی دولت مل گئی۔ اس نے اپنے دوستوں اور آشناؤں کو بُلا کر پوچھا کہ مجھے دولت خرچ کرنے کا کوئی طریق بتاؤ۔ کسی نے کچھ بتایا اور کسی نے کچھ لیکن اسے کوئی پسند نہ آیا۔ ایک دن وہ بازار سے گزر رہا تھا کہ بزّاز کی دکان سے کپڑے پھاڑنے کی آواز آئی جو اُسے پسند آگئی اور اس نے اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ میرے سامنے روزانہ کپڑے کے تھان لا لا کر پھاڑا کرو۔ چنانچہ روزانہ اسنے کپڑوں کے تھان پھڑوانے شروع کر دیئے اور صبح سے شام تک اس کا یہی شغل رہتا کہ لوگ بیٹھے تھان پھاڑ رہے ہیں اور وہ چرچر کی آواز سُنکر خوش ہو رہا ہے۔ اب خرچ کرنے کو تو اس نے بھی اپنا روپیہ خرچ کیا مگر یہ کیسا نامعقول خرچ تھا۔ اس طرح تو اگر کسی کے پاس کروڑوں روپیہ بھی ہو تو وہ سب کچھ خرچ کر کے کنگال اور نادار بن سکتا ہے۔ قرآن کریم نے وَتَاْکُلُوْنَ التُّرَاثَ اَکْلًا لَّمًّا (فجر ع۱) میں کفار کو ان کے اِس نقص کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تمہیں اپنے باپ دادا سے مالی ملا مگر بجائے اس کے کہ تم اسے ترقی دیتے تم نے اس دولت کو اپنے ذاتی عیش و آرام کے لئے تباہ کرنا شروع کر دیا جس کی وجہ سے تمہاری عملی قوتیں بیکار ہو گئیں اور تم تنزل اور انحطاط کا شکار ہو گئے۔

حضرت خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ روپیہ کمانا آسان ہوتا ہے مگر اسے خرچ کرنا بہت مشکل ہوتا ہے اور حقیقتاً یہ بالکل درست ہے۔ دنیا میں بہت لوگ ہیں جو روپیہ کماتے ہیں لیکن چونکہ انہیں خرچ کرنا نہیں آتا اس لئے وہ ہمیشہ مالی مشکلات میں مبتلا رہتے ہیں اور بہت ہیں جو کم کماتے ہیں مگر چونکہ انہیں روپیہ خرچ کرنا آتا ہے اس لئے وہ تھوڑے روپیہ میں بھی آسانی سے اپنا گزارہ کر لیتے ہیں۔

بہرحال اسلام نے عباد الرحمٰن کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ جب اللہ تعالےٰ انہیں زمین پر غلبہ عطا فرماتا ہے تو وہ خزائن الارض کی تقسیم میں کسی قسم کے اسراف یا بُخل سے کام نہیں لیتے۔ یعنی نہ تو قومی روپیہ کو اس طرح غلط میں بند کر کے رکھتے ہیں کہ قومی و ملکی ترقیات میں روک واقع ہو جائے اور عوام کو شکایت کا موقع پیدا ہو جائے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی عملی زندگی میں ایسا ہی نمونہ دکھایا آپؐ کو اللہ تعالےٰ نے بادشاہ بھی بنایا اور لاکھوں روپیہ کے اموال آپؐ کے قبضہ میں آئے مگر آپؐ نے کبھی ان کے خرچ کرنے میں اسراف سے کام نہیں لیا اور نہ ہی کسی جگہ بُخل سے کام لے کر حقدار کو اس کے حق سے محروم کیا۔ آپؐ قومی اموال کی تقسیم اور ان کے خرچ کرنے میں بہت محتاط واقع ہوئے تھے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۱۵۶، ۱۵۷)

اخبار احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

فضلوں اور احسانوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ شہد کی ایک مکھی سات سات آٹھ آٹھ دفعہ ایک پھول پر جا کر بیٹھتی ہے تب کہیں جا کر وہ خشخاش کے ایک دانہ کے برابر نیکٹر حاصل کرتی ہے۔ اگر مکھی کی اِس انتہائی محنت اور مشقت کے پیشِ نظر اسے ہم ایک مزدور تصور کریں تو ہمیں یہ باور کرنا پڑیگا کہ کم از کم دو ہزار مزدوروں کی محنتِ شاقہ کے نتیجہ میں ایک چمچہ شہد تیار ہوتا ہے۔ یہ دو ہزار مزدور اِس لئے محنت کرتے اور اس میں لگے رہتے ہیں کہ خدا کا ایک بندہ ایک چمچہ شہد پی کر اس سے فائدہ اُٹھائے۔ اللہ تعالےٰ کے اِس فضل پر جتنی بھی اس کی حمد کی جائے کم ہے۔ حق یہ ہے کہ اگر ہم دن رات بھی اس کی حمد کرتے رہیں تو کہاں حق ادا ہو سکتا ہے اس کی حمد کا۔ اِس لئے میں تو جب بھی شہد استعمال کرتا ہوں تو نہ صرف بکثرت الحمد للہ پڑھتا ہوں بلکہ ساتھ ہی استغفار بھی کرتا ہوں، حضور نے فرمایا ایک شہد ہی نہیں ہر چیز میں اللہ تعالےٰ کی قدرت اور احسانوں کا جلوہ نظر آتا ہے اور انسان بے اختیار اس کی حمد کرنے کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔

بنگالی دوستوں کے ذکر پر حضور نے فرمایا اگرچہ مرکز سے دُور ہونے کے باعث ان میں اسے بعض میں تربیت کی کمی رہ جاتی ہے لیکن اخلاص ان میں بہت پایا جاتا ہے۔ وہ زیادہ توجہ سے دین سیکھتے ہیں اور اخلاص کا بہت اچھا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ لیکن اخلاص اپنی جگہ پر ہے اور تربیت اپنی جگہ پر ہے۔ یہ ذمہ داری ہماری ہے کہ ہم ان کی تربیت کا خاطر خواہ انتظام کریں۔ مثال کے طور پر حضور نے بتایا کہ وہاں اعلےٰ تعلیم یافتہ اور اونچے طبقہ کے لوگوں میں بھی احمدیت کے متعلق غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں اور جب انہیں تفصیل سے بتایا جاتا ہے کہ احمدیت حقیقی اسلام کے سوا اور کچھ نہیں ہے تو وہ بہت حیران ہوتے ہیں۔ یہ قصور ہمارا ہے کہ ہم انہیں نہیں بتاتے۔ اِس کی ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے اور ہمیں اپنی اِس ذمہ داری کو ادا کرنا چاہیئے۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر الفضل ربوہ)

فولاد کا کارخانہ قائم کرنے سے متعلق سفارشات منظوری کے لئے اسی ماہ حکومت کو پیش کر دی جائیں گی

سفارشات میں انجنیئرنگ کے اور اقتصادی پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا ہے

کراچی ۷۔ اکتوبر۔ پاکستان سٹیل ملز کارپوریشن کے چیئرمین مسٹر ایس۔ ایم یوسف نے کہا ہے کہ کراچی میں فولاد کا کارخانہ قائم کرنے کے بارے میں حتمی سفارشات اس ماہ کے آخر تک حکومت کو پیش کر دی جائیں گی۔ ان سفارشات میں فولاد کے کارخانے کے اقتصادی اور انجنیئرنگ کے پہلوؤں کا پوری طرح سے جائزہ لیا جائے گا۔

مسٹر ایس ایم یوسف نے کل اے پی پی کے نمائندے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ روسی ماہرین ہفتے کے دن کراچی پہنچ گئے ہیں ان کے ساتھ صلاح مشورے کے بعد سفارشات کو آخری شکل دی جائے گی۔ کارخانہ کے قیام کے امکانات سے متعلق رپورٹ روسی ماہرین نے اگست میں پیش کر دی تھی۔ یہ سفارشات اس رپورٹ کی روشنی میں تیار کی جا رہی ہیں۔ روسی ماہرین سے اس منصوبے کے اقتصادی پہلوؤں کے علاوہ سول انجنیئرنگ کے کام لوہے کی ری رولنگ اور فولاد سازی کے متعلق امور میں تبادلہ خیال کر کے ان سے اس سلسلے میں بعض نکات کی مزید وضاحت کرنے کے لئے کہا جائے گا۔ مسٹر یوسف نے بتایا کہ رپورٹ کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینے کے لئے کئی سٹڈی گروپ قائم کئے جا چکے ہیں۔ یہ گروپ سٹیل کارپوریشن کے حکام اور روسی ماہرین پر مشتمل ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا ہم حتمی سفارشات تیار کر کے حتمی منظوری کے لئے پیش کریں گے اس کے بعد کارخانے کے قیام کی تفصیلات معلوم کرنے کے سلسلے میں سمجھوتہ کیا جائے گا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴